انتخاب

الموطا سے سنت و حدیث سے اجتہاد

[۱۳۵۱ھ میں مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کی زیر نگرانی اور ان کے حاشیوں کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ کی عربی شرح الموطا ''المسوی من احادیث الموطا'' شائع ہوئی تھی ۔ اس کے شروع میں حضرت شاہ صاحب کی الموطا کی فارسی شرح المصفی کا مقدمہ جو فارسی میں ہے، اس کا عربی میں ترجمہ کر کے شامل کیا گیا تھا ۔ یہ اقتباسات اس عربی مقدمہ سے لئے گئے ہیں۔ مدیر]

الموطا کی اہمیت

مجھے بذریعہ الہام امام عظیم حجۃ الاسلام مالک بن انس کی کتاب الموطا کی طرف اشارہ کیا گیا اور یہ خیال آہستہ آہستہ میرے ذہن میں تقویت پکڑتا گیا اور مجھے یہ یقین ہوگیا کہ اس وقت علم فقہ میں کوئی کتاب بھی امام مالک کی الموطا سے قوی تر نہیں ہے ۔

اب جہاں تک کتاب الموطا کے مصنف امام مالک بن انس کا تعلق ہے ان کی فضیلت کسی سے مخفی نہیں ۔ آج الموطا کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں موجود ہے جسے تبع تابعین میں سے کسی امام نے مرتب کیا ہو ۔ نیز کوئی ایسی کتاب موجود نہیں جس کے مصنف کے بلند مرتبے کی وجہ سے اهل الحدیث کا اس پر اس طرح اتفاق ہوا ہو جیسے الموطا پر ہوا ۔ کیونکہ تبع تابعین کے زمانے میں امام مالک جیسے لوگ کم تھے ۔ اور ان میں سے بھی کسی نے کوئی کتاب تالیف نہیں کی ۔ چنانچہ تبع تابعین میں جو ائمہ فقہ تھے ان میں سے الموطا کے سوا کسی کی کوئی تالیف نہیں ہے ۔

الشافعی کا قول ہے :— جب علماء کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ تو ان میں مالک کی حیثیت ستارہ (نجم) کی ہے (ان کے علوئے مرتبہ اور ان سے روشنی کے ظہور کی وجہ سے یہ تشبیہہ دی گئی ہے) ان کا ایک اور قول ہے ۔ مجھ پر اللہ کے دین کے معاملے میں مالک رہ سے زیادہ کسی شخص کا احسان نہیں ہے نیز الشافعی کہتے ہیں :— مالک رہ اور ابن عیینہ دونوں ہم عہد ہیں ۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو حجاز کا علم ضائع ہو جاتا ۔

الشافعی کا ایک اور قول ہے کہ علم ان تینوں پر گھومتا ہے :— مالک بن انس ، سفیان بن عیینہ اور لیث بن سعد ۔ سفیان بن عیینہ علم حدیث کے ضمن میں کہتے ہیں :— عنقریب لوگ اونٹوں پر سوار ہوکر علم کی تلاش میں نکلیں گے تو انہیں عالم مدینہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا ۔ ہمارے نزدیک عالم مدینہ سے ان کی مراد مالک بن انس سے ہے ۔ ابن عیینہ ہی کا قول ہے :۔ اللہ مالک پر اپنا فضل وکرم کرے ۔ وہ لوگوں پر انتقاد کرنے میں کتنے سخت تھے ان کا ہی ایک اور قول ہے :—'' مالک صحیح حدیث ہی تک پہنچتے ہیں وہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مالک کی موت کے بعد مدینہ اجڑ جائے گا '' ۔

امام مالک کے زمانے میں اور آپ سے پہلے مدینہ منورہ فضلا کا مرجع اور علما کا مرکز تھا ۔ اس لئے عہد اول کے جلیل القدر اصحاب فتاوی کے ، جو علم میں دنیا کے قبلہ مقصود تھے ، عہد میں مدینہ منورہ میں ایک زمانے تک سرچشمہ علم جاری رہا ۔ امام مالک انھی بزرگوں کے علمی وارث بنے اور آپ نے اس عظیم الشان کام کا بار اٹھایا ۔ آپ نے ان بزرگوں سے اس طرح رو در رو علم حاصل کیا ، جیسے ہم میں سے کوئی دوسرے سے ایک ٹھوس چیز جو چھوئی جا سکتی ہے اپنے ہاتھ سے اس طرح لے کہ اس چیز کے لینے دینے میں کسی قسم کا شک نہ رہے ۔ امام مالک نے ان بزرگوں سے جو کچھ اخذ کیا ، اسے اپنی کتاب میں جمع کر دیا ۔ جو محدثین اور فقہا کی مرجع بنی ۔

کتاب الموطا کی صحت کے بارے میں الشافعی کا قول ہے :۔ روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد کتاب المالک (الموطا) صحیح ترین ہے اور الشافعی ہی سے روایت ہے کہ کتاب المالک (الموطا) سے بڑھ کر قرآن مجید سے قریب ترین کتاب

زمین پر کوئی نہیں ہے اور انہی سے یہ روایت ہوی ہے :— کتاب اللہ کے بعد زمین پر موطا مالک سے بڑھ کر کوئی غلطیوں سے پاک (اکثر صواباً) کتاب نہیں ہے ۔ الحافظ مغلطائی (الحنفی) کا قول ہے کہ جس نے سب سے پہلے "الصحیح" مرتب کی وہ مالک ہیں ۔

فقہ مالک رح کی بنا

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ فقہ امام مالک کی بنا اولاً حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہے ۔ وہ حدیث مسند ہو یا اصحاب ثقہ کی مروی شدہ مرسل ۔

اس کے بعد فقہ امام مالک کی بنا عمر بن الخطاب کے فیصلوں پر ہے۔ بعد ازاں ابن عمر کے فتووں اور ان کے عمل پر ہے ۔

اس کے بعد دوسرے صحابہ کے فتاوی اور فقہائے مدینہ کے فتاوی پر ، جن کے نام یہ ہیں :— سعید بن المسیب ، عروہ بن زبیر ، قاسم ، سالم ، سلیمان بن یسار ، ابو سلمہ ، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ھشام ، ابو بکر بن عمرو بن حزم اور خلیفہ المسلمین عمر بن عبد العزیز وغیرہم ۔

امام مالک نے اپنی فقہ کی بنیاد عمر (بن الخطاب) کے فیصلوں پر جو رکھی ہے ۔ تو وہ اس لئے کہ عمر (بن الخطاب) کی رائے اکثر وحی و تنزیل کے مطابق ہوتی تھی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دودھ پیا اور جو اس میں سے بچا ، وہ عمر (بن الخطاب) کو دیا ۔ آپ نے اس کی تعبیر علم سے کی ۔ یہی وجہ ہے کہ غالب اوقات میں عمر (بن الخطاب) کے فیصلوں پر صحابہ کا اجماع ہوتا تھا ۔

باقی امام مالک کا ابن عمر کے عمل کو اپنی فقہ کی بنیاد بنانا ، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے صحابہ نے ابن عمر کی استقامت کی شہادت دی ہے ۔ اور اس معاملے میں دوسرے صحابہ پر جو باھمی جنگوں (فتنہ) کے بعد باقی رہ گئے تھے ۔ ان کی فوقیت مانی گئی ہے حذیفہ کا قول ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات پر ہمیں جس حال میں چھوڑا ۔ عمر (بن الخطاب) اور عبد اللہ بن عمر کے سوا ہم میں کوئی ایسا نہیں، جس نے اس حال میں کوئی تغیر و تبدل نہ کیا ہو ...

اب رہا امام مالک کا اپنی فقہ میں اہل مدینہ کے تابعین کے اقوال اختیار کرنا ' تو بات یہ ہے کہ مدینہ ملکوں کی روح اور شہروں کا دل ہے ۔ اور علماء یہاں وقتاً فوقتاً آتے اور اہل مدینہ کے سامنے اپنی آراء پیش کرتے تھے اور یہ اس لئے کہ اہل مدینہ کے پاس مصفیٰ اور منقح شکل میں علوم تھے ، جو دوسروں کے ہاں نہیں تھے ...

مرسل اور منقطع احادیث سے استناد

الحافظ ابن حجر کہتے ہیں :- کتاب مالک (الموطا) ان (امام مالک) کے ' نیز ان لوگوں کے نزدیک جو اس امر میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ مرسل اور منقطع وغیرہ احادیث حجت ہیں ' صحیح ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ مرسل اور منقطع حدیث پر عمل کرنے کے معاملے میں علما میں اختلاف ہے ۔ امام مالک ' امام ابو حنیفہ اور تبع تابعین میں سے اکثر علما ان پر عمل کرنے کو صحیح سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک عمر (ابن الخطاب) اور ان جیسے دوسرے صحابہ نیز اہل مدینہ میں سے تابعین کی جماعت کے اتفاق سے استدلال کرنا صحیح ہے ۔ چنانچہ امام مالک اپنے اسی مسلک پر عامل ہیں اور ان کے نزدیک کسی حدیث کا مرسل یا منقطع ہونا اس کی صحت کے منافی نہیں ۔ اس اعتبار سے امام مالک ، امام ابو حنیفہ اور باقی کے تبع تابعین کے نزدیک الموطا ساری کی ساری صحیح ہے ۔

الحافظ ابن حجر کے اس قول پر السیوطی نے یہ اضافہ کیا ہے :- مرسل اور منقطع حدیث امام مالک اور جو اس مسئلے میں ان سے متفق ہیں ' ان کے نزدیک حجت ہے ۔ اور اسی طرح یہ ہمارے شافعیہ کے نزدیک بھی حجت ہے بشرطیکہ کسی مرفوع روایت یا موقوف روایت سے ' جس کا کہ سلسلہ کسی صحابی پر ختم ہوتا ہے ۔ اس کی تائید ہوتی ہو ۔ صورت یہ ہے کہ الموطا